

گذشتہ ایک برس میں فلسطین کے سات اسکولوں پر اسرائیلی یلغار

فوج بلڈوزر لے کر اسکول میں داخل ہو گئی۔ اسکول کے عقبی حصے کو بلڈوزر سے گرا دیا گیا تاکہ وہاں پر نسلی دیوار کی تعمیر کا عمل شروع کیا جاسکے۔ رپورٹ کے مطابق قابض فوج نے نہ صرف اسکول کی عقبی دیوار گرا دی بلکہ اس سے ملحقہ باغ میں سیکڑوں درخت اکھاڑ پھینکے اور اس جگہ نسلی دیوار کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی فوج بیت امین اسکول کے قریب نہ صرف نسلی دیوار کی تعمیر کر رہی ہے بلکہ قلعہ بندی کے جنوب مغرب میں قائم کردہ ایک ”شعارتکفا“ نامی یہودی کالونی کے لئے سڑک کی تعمیر بھی کی جا رہی ہے۔

میں مغربی کنارے کے شمالی شہر قلقلیہ میں بیت امین اسکول کی تازہ مثال بیان کی گئی ہے۔ قابض اسرائیلی فوج نے حال ہی میں اس اسکول کی توڑ پھوڑ کی اور اس کے ایک حصے کو یہودیوں کے دفاع کے لئے تعمیر کی جانے والی نسلی دیوار میں شامل کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق قلقلیہ کا بیت امین اسکول پہلا تعلیمی ادارہ نہیں جو صیہونی غنڈہ گردی کا نشانہ بنا ہو بلکہ اس سال کا ساتواں اسکول ہے جو قابض فوج اور صیہونی جارحیت کا نشانہ بنا ہے۔ تفصیلات کے مطابق حال ہی میں موسم گرما کی تعطیلات ہوتے ہی اسکول کو خالی دیکھ کر صیہونی

انسانی حقوق کی ایک عالمی تنظیم نے مقبوضہ مغربی کنارے اور بیت المقدس میں اسرائیلی حکومت اور قابض ریاستی اداروں کی فلسطینی تعلیمی اداروں کے خلاف جاری غنڈہ گردی کی ایک تازہ رپورٹ جاری کی ہے۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قابض صیہونی حکومت نے رواں سال کی پہلی ششماہی میں مغربی کنارے اور بیت المقدس میں کم سے کم سات اسکولوں پر حملے کر کے انہیں کلی یا جزوی طور پر نقصان پہنچایا۔ بعض اسکولوں کو یہودیوں کے مقاصد اور مفادات کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا گیا۔ رپورٹ

عالمی پیمانہ پر مسلمانوں کی نسل کشی جاری ہے: مولانا کلب جواد

اورشام میں ظلم و بربریت کی حد ہو گئی لیکن ابھی تک اقوام متحدہ یا کسی حقوق انسانی کی تنظیم کی طرف سے کسی طرح کی کوئی پیشکش نہیں ہوئی جو ان اداروں کی نیک نیتی پر سوالیہ نشان ہے۔ ہاں شامی باغیوں کی مدد کے لئے امریکہ اور اس کی اتحادی طاقتیں سامنے آ جاتی ہیں۔ امریکہ نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ شام میں کیمیکل ہتھیاروں کا استعمال ہوا ہے جو خلاف قانون ہے لہذا ہم باغیوں کو ہتھیاروں کی سپلائی کریں گے جبکہ امریکہ نے ہر جنگ میں خاص طور پر عراق کی جنگ میں کیمیائی ہتھیاروں کا کثرت سے استعمال کیا۔ آج بھی ایران کے اسپتالوں میں کیمیکل ہتھیاروں سے متاثر افراد موجود ہیں۔ ”آخر میں قائد ملت نے حقوق انسانی کی عالمی تنظیموں اور اقوام متحدہ سے اپیل کی کہ وہ نیند سے بیدار ہوں اور مسلمانوں کی نسل کشی کے واقعات کے خلاف زبان کھولیں۔

مولانا کلب جواد نقوی صاحب نے ۲۱ جولائی ۲۰۱۳ء کو آصفی مسجد میں نماز جمعہ کے خطبہ میں ہزاروں نمازیوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا نے مزید کہا کہ ”اگر دنیا میں سیلاب یا زلزلہ آجائے، سونامی کا قہر برپا ہو یا کسی کی عزت لوٹ لی جائے تو میڈیا اس واقعہ کو ہفتوں مختلف نوعیتوں کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ حقوق انسانی کی محافظ تنظیمیں ایسے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرتی ہیں اور اپنے تئیں ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ عالمی پیمانہ پر آئے سیلاب اور زلزلوں میں ہوئی بربادیوں کے جبران کے لئے عالمی طاقتوں کے ساتھ اقوام متحدہ نے بھی مدد کی پیشکش کی تھی مگر کیا میڈیا، حقوق انسانی کی تنظیمیں اور عالمی طاقتوں نیز اقوام متحدہ کو برما، شام، بحرین اور عراق میں مسلمانوں، خصوصاً شیعوں کی نسل کشی کے واقعات نظر نہیں آتے۔ انہوں نے کہا کہ عراق

برما، شام اور عراق میں ہو رہے مظالم پر اقوام متحدہ کی نگاہ کیوں نہیں جاتی؟ ”نہایت افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک برما اور میانمار میں مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کا سلسلہ کم نہیں ہوا ہے۔ میڈیا کی فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق برما میں مسلمانوں کی عبادت گاہیں ویران کر دی گئی ہیں اور ان کے اوقاف چراگا ہوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ ان کے کھیت کھلیانوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور آئے دن شدت پسند ان کے بیوی بچوں کے ساتھ زیادتیاں کر رہے ہیں۔ لیکن تعجب ہوتا ہے کہ پوری دنیا میں حقوق انسانی کی محافظ تنظیمیں اس بربریت پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ یہی صورتحال شام، بحرین اور عراق کی ہے مگر اقوام متحدہ جس کی حیثیت زندہ لاش سے زیادہ نہیں ہے نہ معلوم کب مہر سکوت توڑنے کی زحمت کرے گی۔ ان خیالات کا اظہار قائد ملت